

توسیع حرمین شریفین..... تاریخ کے آئینے میں

تحریر: الشیخ عمر محمد البیان

ترجمہ: مولانا جابر اللہ ضیاء
مدینہ جامعہ اسلامیہ فیصل آباد

تقرب ایزدی کے حصول کیلئے عظیم ترین اور جلیل القدر اعمال صالحہ میں مساجد کی تعمیر سرفہرست ہے اور اگر وہ مسجد دنیا بھر کی تمام مسجدوں سے عظیم تر ہو تو اس کی سعادت و خوش بختی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ وہ عظیم ترین مسجد جو مسجد حرام کے مقدس نام سے موسوم ہے کعبہ اللہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور جسے رب تعالیٰ نے لوگوں کیلئے مرجع اور باعث امن قرار دے رکھا ہے۔

جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: واذن فی الناس بالحج یا توک رجلا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق (الحج 27)

امین وراحت مقرر کیا۔ جس طرح متعدد آیات کریمہ اور احادیث نبویہ بیت اللہ کی قدست و حرمت کی دلیل ہیں اسی طرح کئی احادیث مبارکہ مسجد نبوی کی حرمت و شرف اور مقام و مرتبہ پر شاہد ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: لا تشد الرجال الا الی ثلاثہ مساجد ، المسجد الحرام ، ومسجدی هذا والمسجد الاقصی (بخاری و مسلم)

ترجمہ: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اسے افضل جانتے ہوئے سفر کرنا ناجائز ہے۔ وہ تین مسجدیں یہ ہیں۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی۔ ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں: صلاة فی مسجدی افضل من الف صلاة فیما سواہ الا المسجد الحرام ،

حرمین شریفین کی تجدید و توسیع جیسا عظیم کار خیر خلفاء راشدین کے زریں ادوار، بعد ازاں اموی و عباسی خلفاء، دولت عثمانیہ کے سلاطین اور عصر حاضر کی سعودی حکومت تک کو محیط ہے۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کے سنہری دور حکومت میں حرمین شریفین کی توسیع و تجدید اور تزئین و تخمین کے جس عظیم منصوبے کا اعلان ہوا وہ تاریخ اسلام کا بے نظیر منصوبہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان یمول بیت وضع للناس للذی مبارکاً وهدی للعالمین فیہ آیات بینات مقام ابراہیم ومن دخلہ کان آمناً (آل عمران: 96-97)

اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی اور دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔ سورۃ بقرہ میں ہے:

واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا (البقرہ: 125)

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے مقام رجوع اور مقام

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ شریف میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے۔ اس میں

وصلاة في المسجد الحرام
افضل من مائة الف صلاة
فيما سواه (بخاری و مسلم)

ترجمہ: میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک
نماز مسجد حرام میں ادا کردہ نمازوں کے علاوہ ہزار
نمازوں کے برابر ہے۔ جبکہ مسجد حرام میں ایک
نماز دوسری مسجدوں میں ادا کردہ ایک لاکھ نماز
سے افضل ہے۔ یہ بات تاریخی طور پر متحقق ہے کہ
امت مسلمہ کے قائدین ہر زمانے اور ہر دور میں

حرمین شریفین کی توسیع و تجدید اور تزئین و تحسین
کے جس عظیم منصوبے کا اعلان ہوا وہ تاریخ اسلام
کا بے نظیر منصوبہ ہے۔

یہ عظیم القدر توسیعی منصوبہ صرف حرمین
شریفین کا ہی احاطہ نہیں کرتا بلکہ مکہ مکرمہ، مدینہ
منورہ، اور دیگر مشاعر مقدسہ کی تشکیل جدید، توسیع
اور ان میں جدید ترین شہری سہولتوں کی فراہمی پر
بھی مشتمل ہے۔ تاکہ زائرین کرام کو مذہبی فرائض
و واجبات کی دائمی کے دوران مکمل طور پر امن و

حالات میں ایک لاکھ باون ہزار لوگ بیک وقت
نماز ادا کر سکتے ہیں علاوہ ازیں بیرون مسجد الحرام
کو توسیع دی گئی اور اس رقبہ پر انتہائی قیمتی سنگ
مرمر کا خوبصورت فرش لگا دیا گیا۔ اس طرح کل
ملکہ مسجد الحرام میں اس قدر توسیع کی گئی کہ آسمیں
رش کے دوران دس لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے
ہیں۔

جہاں تک مسجد نبوی کی تعمیر نو اور توسیع کا
تعلق ہے تو یہ حسن و رعنائی میں اپنی مثال آپ اور
عمدگی و نفاست کے اعتبار سے مسلم فن تعمیر کا عظیم
شاہکار ہے۔

حرم نبوی کی وسعت کا اندازہ اس بات
سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا کل رقبہ تین لاکھ
چوراسی ہزار (384,000) مربع میٹر ہے۔
جس پر عام حالات میں سات لاکھ
(700,000) اور رش کے ایام میں دس لاکھ
(1,000,000) نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

شاہ فہد حفظہ اللہ نے مسجد نبوی کی توسیع کا
سنگ بنیاد ماہ صفر 1405ھ بمطابق 1985ء کو
رکھا۔ اس منصوبہ پر آٹھ سال تک کام ہوتا رہا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کوئی سعودی
شہری حرمین شریفین کی عظیم الشان توسیعی عمارتوں
کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ان کی ضخامت، حسن
و جمال اور عمدگی و مضبوطی کو دیکھ کر انگشت بدنداں
رہ جاتا ہے۔ اس وقت وہ اس سعادت پر نازاں
و فرماں ہوتا ہے کہ اس کا تعلق ایک ایسے خوش
نصیب ملک سے ہے جو حرمین شریفین کی خدمت و
حفاظت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور یہ کہ
وہ ان بلا و مقدمہ کا شہری ہے۔ جہاں وحی الہی کا
نزول ہوا اور جہاں ہے اسلام کا پیغام دنیا کے
گوشے گوشے میں پہنچا اور اسے نور و حید سے منور
کرتا گیا۔

حرم نبوی کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا کل رقبہ تین لاکھ چوراسی ہزار (384,000) مربع میٹر ہے۔ جس پر عام حالات میں سات لاکھ (700,000) اور رش کے ایام میں دس لاکھ (1,000,000) نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ شاہ فہد حفظہ اللہ نے مسجد نبوی کی توسیع کا سنگ بنیاد ماہ صفر 1405ھ بمطابق 1985ء کو رکھا۔ اس منصوبہ پر آٹھ سال تک کام ہوتا رہا۔

سلامتی اور راحت و اطمینان کا ماحول فراہم کیا جاسکے۔

تعمیراتی اور توسیعی سرگرمیوں کے دوران
اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ زائرین
حرمین شریفین کو حج و عمرہ کی ادائیگی کے دوران کسی
قسم کی دقت و کلفت کا سامانہ کرنا پڑے۔

ماہ صفر 1409ھ میں خادم الحرمین
الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے مسجد
الحرام کی تعمیر نو اور توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا
اور اسی سال جمادی الثانی میں اس پر کام کا آغاز
ہو گیا جو کہ بتوفیق ایزدی ذو القعدہ 1413ھ
میں اختتام پذیر ہوا۔ اس توسیع کے نتیجے میں مسجد
الحرام کی کل پیمائش سات لاکھ ساٹھ ہزار مربع
میٹر (760,000) تک پہنچ گئی جس پر عام

حرمین شریفین کی تجدید و توسیع اور تزئین و تحسین
کیلئے گرانقدر کاوشیں کرتے رہے ہیں تاکہ انہیں
زمانہ کی ارتکائی منازل سے ہم آہنگ کیا جاسکے
اور ہر سال حج و عمرہ کی ادائیگی اور مسجد نبوی کی
زیارت کیلئے آنے والے مسلمانان عالم کی بڑھتی
ہوئی تعداد کیلئے مطلوبہ گنجائش اور جدید عصری
سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔

حرمین شریفین کی تجدید و توسیع جیسا عظیم
کار خیر خلفاء راشدین کے زیریں ادوار، بعد
ازاں اموی و عباسی خلفاء، دولت عثمانیہ کے
سلاطین اور عصر حاضر کی سعودی حکومت تک کو محیط
ہے۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن
عبدالعزیز حفظہ اللہ کے سنہری دور حکومت میں

دوسری توسیع

مسجد الحرام میں دوسری توسیع خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور مسعود میں ہوئی۔ آپ نے مسجد کے صحن میں مزید رقبے کا اضافہ کیا۔ اس مقصد کیلئے آس پاس کے رہائشی مکانات خرید کئے گئے اور انہیں مسجد کے صحن میں شامل کر دیا گیا۔ یہ 26ھ کی بات ہے۔

تیسری توسیع

65ھ کے دوران مسجد الحرام کی توسیع کا تیسرا مرحلہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ہاتھوں ہوا۔ آپ نے کعبۃ اللہ کی عمارت کو نئے سرے سے تعمیر کرانے کے بعد مسجد کی مشرقی جنوبی اور شمالی سمتوں سے اس کی توسیع کی، اس مقصد کیلئے کچھ مزید مکانات خرید کر انہیں مسجد میں شامل کر لیا گیا۔

چوتھی توسیع

شاہ فیصل مرحوم کے دور میں مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم ماہرین فن تعمیر کی بڑی تعداد نے شرکت کی اس کانفرنس کا بنیادی مقصد مسجد حرام کی از سر نو تعمیر اور سابقہ ڈیزائن کے امکانی متبادل کی تلاش کیلئے شہدی کرنا تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء نے عثمانی ترکوں کے دور کی عمارت کے زیادہ تر حصے کو تبدیل کرنے کی سفارش کی مگر شاہ فیصلؒ نے اس سے اتفاق نہ کیا، ان کے نزدیک حرم پاک کی پرانی عثمانی عمارت کو باقی رکھنا زیادہ موزوں قرار پایا نیز یہ کہ نئی عمارت کو قدیم و جدید کے امتزاج کا بہترین نمونہ ہونا چاہئے۔ لہذا ان کی رائے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حرم پاک کی نئی عمارت کو اس انداز میں تعمیر کیا گیا کہ قدیم عثمانی عمارت اور جدید ڈیزائن کی حاصل توسیعی عمارتیں ایک دوسری سے ہم آہنگ نظر آنے لگیں۔

یہ توسیع واضافہ 91ھ کے دوران اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور حکومت میں ہوا۔ جو کہ مسجد کی شمالی سمت سے کیا گیا۔ ولید کے باپ

طرح چوکور۔ اس دوران بیت اللہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور یہ تعمیر قبل ازیں کی تعمیر سے یکسر مختلف تھی۔

پہلی توسیع

خلیفہ راشد حضرت عمرؓ بن خطاب کے دور خلافت میں ایک زبردست سیلاب نے مکہ مکرمہ کو شدید طور پر متاثر کیا۔ سیلابی پانی کا ریلایت اللہ کے ایک کونے میں نصب حجر اسود کو بہا کر شہر کے نشیبی علاقہ میں لے گیا۔ خلیفہ المسلمین کو اس کا علم ہوا تو آپ بنفس نفیس یہاں تشریف لائے اور حجر اسود کو اس کے اصل مقام پر دوبارہ نصب کروادیا۔ پھر ازین کعبہ کی کثرت اور دن بدن نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد حرام کی توسیع کا پروگرام بنایا اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آس پاس کے مکانات خرید کر انہیں مسجد میں شامل کر لیا گیا بعد ازاں اس کے

اس عظیم توسیعی منصوبہ کی تشکیل و تکمیل خادم الحرمین الشریفین کا دیرینہ خواب اور ان کے دل کا ارمان تھی۔ اور یہ سنہرا خواب اس طرح شرمندہ تعبیر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے نفاذ اور بہترین انداز میں اس کی تکمیل کی توفیق سے نوازا۔

اس عظیم القدر کاوش پر مسلمانان عالم رب تعالیٰ کے حضور رزقتی دنیا تک ان کیلئے دست بدعا رہیں گے اللھم زد فزد

توسیع حرم مکی تاریخ کے آئینے میں

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے فرزند جلیل سیدنا اسماعیل ذبح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل ہوئی تو اس کے ارد گرد نہ تو کوئی دیوار تھی اور نہ ہی مستقل رہائشی مکانات۔ یہ ایک کھلا میدان تھا، مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر مختلف قبائل مثلاً غمائل، جرہم، خزاعہ، اور قریش وغیرہا مکہ مکرمہ کی گھائیوں اور پہاڑی گذرگاہوں میں سکونت رکھتے تھے۔ یہ لوگ کعبہ مشرف کے تقدس و احترام کے پیش نظر جو رکعبہ میں رہائش اختیار کرنے سے احتراز کرتے تھے۔ پھر جب مکہ مکرمہ کی تولیت آنحضرت ﷺ کے پانچویں دادا قصی بن کلاب کے سپرد ہوئی تو انہوں نے قریش کے مختلف قبائل کو کعبۃ مشرف کے چاروں طرف اپنے رہائشی مکانات تعمیر کرنے کا حکم دیا تاکہ دیگر قبائل پر ان کی دھاک بٹھائی جا سکے اور وان کے ساتھ جنگ و جدال سے باز رہیں۔ چنانچہ قریش مکہ نے کعبۃ مشرف کے ارد گرد رہائش اختیار کر لی اور مطاف کو حسب سابق خالی رہنے دیا۔ قریش نے مکانات کی تعمیر کے دوران اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا کہ وہ کعبہ کی عمارت سے نہ تو اونچے ہوں اور نہ ہی اس کی

ارد گرد دیوار کھڑی کر دی گئی اور آمد و رفت کیلئے اس میں متعدد دروازے بنائے گئے۔ یہ 17ھ کی بات ہے۔

نے مسجد کی تعمیر و تزئین کیلئے جو کچھ کیا تھا ولید نے اس سب کچھ کا صفایا کر دیا اور مسجد کو انتہائی مضبوط اور پختہ انداز میں نئے سرے سے تعمیر کیا۔ ولید وہ پہلا شخص ہے جس نے مسجد کی خوبصورتی کیلئے مصر اور شام سے سنگ مرمر درآ مد کیا۔

پانچویں توسیع

اس توسیع کا شرف عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کو حاصل ہوا۔ 137ھ میں منصور نے مکہ مکرمہ کے گورنر کو اس کام کیلئے پابند کیا تو اس نے شام کی سمت میں دارالندوہ کی طرف اور مسجد کے زبیں حصے کی طرف سے باب عمرہ کے مینار اور وہاں سے مغربی سمت میں سیدھے رخ باب ابراہیم تک توسیع کی۔ منصور کے دور میں ہونیوالی توسیع سے مسجد حرام پہلے سے دگنی ہو گئی۔ منصور نے اپنی خوش ذوقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سونے اور رنگا رنگ دیدہ زیب پتھروں سے مسجد کو آراستہ کیا اور مختلف قسم کے نقوش سے اس کی زیبائش میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ منصور وہ پہلا شخص ہے جس نے حجر اسود کے ارد گرد سنگ مرمر کا جڑاؤ کیا۔ توسیع کا یہ عمل 137ھ سے 140ھ تک جاری رہا۔

چھٹی توسیع

مسجد حرام کی توسیع کا چھٹا منصوبہ عباسی خلیفہ محمد مہدی کے دور میں 161ھ اور 164ھ کے مابین تین سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ محمد مہدی کے ہاتھوں توسیع حرم کی کا یہ اضافہ ان عمومی اضافوں کے برابر رہا۔ جو حضرت عمر بن خطابؓ کے دور سے منصور کے دور تک وقتاً فوقتاً ہوتے رہے تھے۔ چونکہ یہ توسیع مسجد حرام کے چاروں طرف کو محیط رہی لہذا کعبہ شرفہ حرم شریف کے درمیان آ گیا۔

ساتویں توسیع

یہ توسیع عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں ہوئی جو کہ 281ھ سے 284ھ تک جاری رہی۔ یہ اضافہ مسجد حرام کی چوکور عمارت سے بیرون دو جہتوں پر مشتمل تھا۔ یعنی شمالی سمت، جو کہ آج کل باب امزودہ کے نام سے معروف ہے اور مغربی سمت جو کہ آج کل (رحبۃ ابراہیم) کے

حکمران اور عثمانی سلاطین سرانجام دیتے رہے۔
مسجد حرام کیلئے سعودی حکومت کی خدمات جلیلہ
جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوا عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور حکومت میں 306ھ کے بعد مسجد حرام کے رقبہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا تھا

اگر مشیت ایزدی ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو یہ تصور کرنا بھی ناممکن تھا کہ کسی دن مسجد نبوی قدیم مدینہ منورہ کے کل رقبہ کو محیط ہوگی اور یہ لاکھوں زائرین کو اپنے دامن میں سمیٹ سکے گی

نام سے موسوم ہے۔

آٹھویں توسیع

مسجد حرام کی توسیع کا آٹھواں منصوبہ عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور میں 306ھ کو مکمل ہوا۔ اس غرض کیلئے باب الخیاطین، باب بنی نجہ اور ان کے درمیانی حصہ کو مسجد حرام میں شامل کیا گیا۔ مذکورہ بالا دونوں دروازوں کے متبادل کے طور پر ایک نیا دروازہ بنایا گیا اور اسے باب ابراہیم کے نام سے موسوم کیا گیا۔

حرم کی کے یہ توسیعی منصوبے خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطابؓ کے زریں دور سے لیکر عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور تک پایہ تکمیل کو پہنچتے رہے۔

اس وقت سے لے کر عصر حاضر میں سعودی حکومت کے عظیم توسیع منصوبے کے آغاز تک مسجد حرام میں جو کچھ بھی ہوا ہے۔ وہ اسے خوب سے خوب تر بنانے اس میں وقت کے تقاضوں کے مطابق سہولتیں فراہم کرنے اور اس کے آس پاس مدارس کے قیام اور ان جیسے دیگر اعمال سے عبارت ہے۔ جسے مختلف ادوار میں مختلف مسلم

جبکہ مرد و ایام کے ساتھ اس کے ارد گرد رہائشی، کاروباری اور دیگر عمارتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا نتیجہ حرم تک پہنچنے کے تمام راستے تنگ ہو گئے جس کی وجہ سے جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر بوا رش ہونے لگا جبکہ ایام حج اور رمضان المبارک کے دوران اس میں کئی گنا مزید اضافہ ہو جاتا۔

مسعی اور حرم کے درمیان رہائشی مکانات، تجارتی مرکز اور دیگر کئی عمارتیں حائل ہو گئیں اور نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ مسعی شارع عام بن کر رہ گیا اور اس کے دونوں طرف دوکانیں بن گئیں۔ ایسے عالم میں سعی کرنے والوں کو بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ پھر ایشیا اور افریقہ میں عالم اسلام کے رقبہ اور آبادی میں مسلسل اضافہ، نہ، بحری، بری اور فضائی ذرائع مواصلات کی ترقی اور اسلامی معاشروں میں اقتصادی اور اجتماعی زندگی میں بہتری کرنے کی وجہ سے دن بدن حرمین شریفین میں زائرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا جو کہ حج، جمعہ اور عیدین کے مواقع پر اپنی آخری حدود کو چھونے لگتا۔ دریں

حالات حرمین شریفین کی توسیع، اس کی تحسین و تکمیل اور جدید عصری سہولتوں کی فراہمی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی۔

ان مقاصد کے حصول کیلئے 1344ھ میں شاہ عبدالعزیزؒ نے حرم کی توسیع اور اس میں ہمہ گیر قسم کی ترجیحات و اصلاحات کا حکم صادر کرتے ہوئے اس کیلئے ابتدائی طور پر مبلغ دو ہزار ڈھائی چھپہ کے عطیہ کا اعلان فرمایا۔ 1346ھ میں جب یہ منصوبہ اختتام پذیر ہوا تو حرم کی میں پہلے سے تقریباً بیس گنا اجافہ ہو چکا تھا۔ اس دوران تاریخ میں پہلی بار مسعی (سعی کرنے کی جگہ) پر فرش لگایا گیا اور نمازیوں کو سورج کی پیش

کے گرد و نواح میں واقع رہائشی اور تجارتی عمارتیں گرا دی گئیں۔ مروہ پہاڑی کے قریب میں واقع بلندئیں بلند و زکردی گئیں اور مسعی کو ڈبل ستوری بنا دیا گیا۔ مسعی کے عمل کو آسان بنانے کیلئے مسعی کو دو روہ بناتے ہوئے درمیان میں آڑ کھڑی کر دی گئی۔ حرم پاک کے مشرق کی طرف سولہ دروازے لگائے گئے، مسعی کی دوسری منزل تک پہنچنے کیلئے دو سیڑھیاں بنائی گئیں اور سیلابی پانی کی نکاسی کیلئے خصوصی فنڈ قائم کیا گیا۔ علاوہ ازیں جنوبی برآمدہ اور جنوب مغربی و شمالی برآمدوں کے باقی ماندہ حصوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ قبل ازیں مسجد حرام کا کل رقبہ انتیس ہزار ایک سو

ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم ماہرین فن تعمیر کی بڑی تعداد نے شرکت کی اس کانفرنس کا بنیادی مقصد مسجد حرام کی از سر نو تعمیر اور سابقہ ڈیزائن کے امکانی متبادل کی تلاش کیلئے سٹڈی کرنا تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء نے عثمانی ترکوں کے دور کی عمارت کے زیادہ تر حصے کو تبدیل کرنے کی سفارش کی مگر شاہ فیصلؒ نے اس سے اتفاق نہ کیا، ان کے نزدیک حرم پاک کی پرانی عثمانی عمارت کو باقی رکھنا زیادہ موزوں قرار پایا نیز یہ کہ نئی عمارت کو قدیم و جدید کے امتزاج کا بہترین نمونہ ہونا چاہئے۔ لہذا ان کی رائے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حرم پاک کی نئی عمارت کو اس انداز میں تعمیر کیا گیا کہ قدیم عثمانی عمارت اور جدید ڈیزائن کی حاصل توسیعی عمارتیں ایک دوسری سے ہم آہنگ نظر آنے لگیں۔

شاہ فیصلؒ کے دور میں حرم کی اصل عمارت کے پہلو میں دو نئے بلاک تعمیر کئے گئے، قدیم عمارت کی تجدید کی گئی، آس پاس کے راستوں کو وسیع کیا گیا اور کاروباری مراکز قائم کئے گئے۔ مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ تیار کرنے کا جو کارخانہ بند پڑا تھا اسے دوبارہ چالو کرنے کا حکم بھی آپ ہی نے دیا۔

شاہ خالدؒ کے دور حکومت میں بھی حرم پاک کی خدمت اور زائرین حرم کو جدید عصری سہولتیں فراہم کرنے کا کام جاری و ساری رہا۔ اسی دور میں آب زمزم کو دور دور تک پہنچانے کا معقول انتظام کیا گیا زائرین کرام کیلئے متعدد دائمی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ آپ ہی کے دور میں حرم پاک کی دوسری منزل کا برآمدہ مکمل کیا گیا اور ترمیم و اصلاح کے کئی منصوبوں پر مستقل انداز میں کام ہوتا رہا۔ حرم شریف تک آمد و رفت کو آسان بنانے کیلئے اس کے آس پاس کے

جب بھی کوئی شخص حرمین شریفین کے سامنے کھڑا ہوتا اور ان میں کی گئی توسیعات اور تجمیلات و تحسینات کا مشاہدہ کرتا ہے تو ان کی قدرو منزلت کی عظمت و رفعت، ان کے حجم کی ضخامت، حسن و جمال اور رونق و تروتازگی اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور وہ بیت اللہ الحرام اور مسجد نبویؐ کی خدمت و زیارت کو اپنے لئے باعث صد فخر و اعزاز خیال کرتا ہے

سے بچانے کیلئے چھتیاں نصب کی گئیں۔ علاوہ ازیں حرم پاک کو خوبصورت بنانے کیلئے متعدد اقدامات کئے گئے۔

1346ھ کے آغاز میں شاہ عبدالعزیزؒ نے مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ کی تیاری کیلئے کارخانہ قائم کرنے کا حکم دیا جو تقریباً چھ ماہ کی مختصر مدت میں مکمل ہو گیا یہ کارخانہ 1358ھ تک کام کرتا رہا۔

جہاں تک سعودی حکمران شاہ سعودؒ کا تعلق ہے تو انہوں نے تین مراحل میں بیت اللہ کی ہمہ گیر توسیع و تعمیر کا حکم صادر کیا، اس کے لئے مسعی

ستائیس (29,127) مربع میٹر تھا جس میں اس توسیع کے بعد ایک لاکھ اکتیس ہزار اکتالیس (131,041) مربع میٹر کا مزید اضافہ ہوا اس طرح حرم کی کل مساحت ایک لاکھ ترانوے ہزار (193,000) مربع میٹر تک پہنچ گئی جس میں چار لاکھ (400,000) نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے تھے۔

یاد رہے شاہ سعودؒ کا یہ توسیعی منصوبہ کعبہ مشرف کی ترمیم، مطاف کی توسیع اور مقام ابراہیمؑ کی تجدید پر مشتمل تھا۔

شاہ فیصلؒ مرحوم کے دور میں مکہ مکرمہ میں

پہاڑوں میں نئی سرنگیں بنائی گئیں۔ غلاف کعبہ تیار کرنے والے کارخانے کی نئی عمارت کا افتتاح بھی اسی دور میں ہوا۔

شاہ فہد کے دور میں

حرمین شریفین کی تعمیر و توسیع

1402ھ (1982) میں سعودی حکومت کی زمام اقتدار خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے سنبھالی تو انہوں نے حرم کی اور مسجد نبویؐ کی توسیع کے عظیم الشان منصوبے کا خواب دیکھا اور پھر یہ خواب ان کے ہی دور مسعود میں انہیں کے ہاتھوں شرمندہ تعبیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرمین شریفین کے عظیم توسیعی منصوبے پر عمل پیرا ہونے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

اس عظیم منصوبے کی تکمیل اس امر کی تین دلیل ہے کہ وہ حرمین شریفین کی خدمت کو بڑی اہمیت دیتے اور اسے بڑی سعادت خیال کرتے ہیں۔

آپ نے تین ہجادی الثانی 1412ھ کے دن مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے موقع پر فرمایا: میں کئی سالوں سے حرمین شریفین کے توسیعی منصوبے کی کامیابی کا خواب دیکھ رہا تھا۔ جب میں نے بعض لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کیا تو انہوں نے اسے ہنسی میں اڑا دیا لیکن اللہ عزوجل اس ارض مقدس کی حکومت اور اس کے عوام کیلئے یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اس عظیم سعادت سے ضرور مشرف ہونگے آپ نے مزید فرمایا:

اگر مشیت ایزدی ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو یہ تصور کرنا بھی ناممکن تھا کہ کسی دن مسجد نبویؐ قدیم مدینہ منورہ کے کل رقبہ کو محیط ہوگی اور یہ

لاکھوں زائرین کو اپنے دامن میں سمیٹ سکے گی۔ حرم کی اور حرم مدنی کے گوشے گوشے میں عمدگی و نفاست اور تعمیراتی فن مضبوطی کی رعنائی کا تصور کرنا بھی مشکل تھا۔ جبکہ آج ہم یہ سب کچھ ایک حقیقت کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ جب بھی کوئی شخص حرمین شریفین کے سامنے کھڑا ہوتا اور ان میں کی گئی توسیعات اور

الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ کے اس بیان سے بوہتی ہے۔ جو انہوں نے 23 ربیع الاول 1409ھ کو مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے موقع پر دیا۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا ”ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بجالاتے ہیں کہ اس نے ہم سب کو دو مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی

خادم الحرمین الشریفین الملک شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے فرمایا: ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بجالاتے ہیں کہ اس نے ہم سب کو دو مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سعادت سے نوازا۔ یاد رہے کہ ہماری ان تمام مساعی کا مقصد وحید فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران ضیوف الرحمن کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا اور انہیں امن و راحت سے ہمکنار کرنا ہے۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ میں ہماری کاوشوں کا بھی یہی مقصد تھا اور اب حرم مدنی کی تعمیر اور عظیم توسیع کی سرگرمیوں کے پیچھے بھی یہی قابل قدر جذبہ کار فرما ہے۔ آپ نے مزید فرمایا، ہمارے یہ منصوبے ابتدائی نوعیت کے ہیں۔ غنقریب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں مقدس شہروں میں متعدد ترقیاتی اور توسیعی منصوبوں پر کام کا آغاز ہونے کو ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع اور ان کی تحسین و جمیل تعمیراتی سعادت کے ایجنڈے پر سرفہرست ہے۔ ہم اور ہمارے عوام بتوفیق اللہ تعالیٰ اس مشن میں ضرور کامیاب ہونگے۔“
--

مقدور بھر خدمت کرنے کی سعادت سے نوازا۔ یاد رہے کہ ہماری ان تمام مساعی کا مقصد وحید فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران ضیوف الرحمن کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا اور انہیں امن و راحت سے ہمکنار کرنا ہے۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ میں ہماری کاوشوں کا بھی یہی مقصد تھا اور اب حرم مدنی کی تعمیر اور عظیم توسیع کی سرگرمیوں کے پیچھے بھی یہی قابل قدر جذبہ کار فرما ہے۔ آپ نے مزید فرمایا، ہمارے یہ منصوبے ابتدائی نوعیت کے ہیں، غنقریب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں مقدس شہروں میں متعدد ترقیاتی اور توسیعی منصوبوں پر کام کا آغاز ہونے کو ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع

تجہیزات و تحسینات کا مشاہدہ کرتا ہے تو ان کی قدرو منزلت کی عظمت و رفعت، ان کے حجم کی ضخامت، حسن و جمال اور رونق و تروتازگی اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور وہ بیت اللہ الحرام اور مسجد نبویؐ کی خدمت و زیارت کو اپنے لئے باعث صد فخر و اعزاز خیال کرتا ہے۔

امرداقتہ یہ ہے کہ حرمین شریفین، حجاج کرام اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ایسے دو مقدس شہروں کی خصوصی نگہداشت کو سعودی حکومت کے بانی شاہ عبدالعزیزؒ کے دور سے ہی بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اس امر کی تائید خادم الحرمین

اس حصہ پر بھی انتہائی خوبصورت سنگ مرمر کا فرش بچھایا گیا ہے اسی طرح مسجد حرام (جس میں حالیہ توسیع کے بعد مسجد کی تمام عمارت، چھتیں اور صحن شامل ہیں) کا کل رقبہ 35 ہزار 6 سو مربع میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ جس پر 7 لاکھ 73 ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رش کے دنوں میں اس تعداد کو 10 لاکھ تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

دروازے اور مینار

جدید توسیع سے قبل حرم کی کئی اٹھارہ عام اور تین مرکزی دروازے تھے۔ دوران توسیع ایک مرکزی دروازے کا اضافہ کیا گیا۔

قبل ازیں مسجد حرام سات میناروں پر مشتمل تھی ان میں دو میناروں کا اضافہ کیا گیا۔ ہر ایک مینار کی بلندی 89 میٹر ہے۔ نئے مینار صوری اور معنوی اعتبار سے پہلے سے موجود سات میناروں جیسے ہیں۔

نمازیوں کی آمدورفت

زائرین کرام اور نمازی حضرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حرم پاک میں بڑی توسیع کی گئی دوسری منزل اور اس کی چھت پر نماز ادا کرنے کی سہولت پیدا کی اور وہاں تک لوگوں کی نقل و حرکت کو آسان بنانے کی غرض سے مسجد میں دو نئے بلاک تعمیر کر کے ان میں متحرک سیڑھیاں نصب کی گئیں، ان میں سے ایک بلاک توسیعی عمارت کے شمال کی طرف جبکہ دوسرا جنوب کی طرف واقع ہے۔ ہر بلاک کا رقبہ 375 مربع میٹر ہے۔ اور ہر بلاک میں دو دو متحرک سیڑھیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کی طاقت 15 صد آدمی فی گھنٹہ ہے۔ یاد رہے یہ سیڑھیاں ان متحرک سیڑھیوں کے علاوہ ہیں جو عمارت کی حدود کے اندر مرکزی دروازے کے

اگرچہ اس قسم کے علاقوں میں اس قسم کے منصوبوں کو مکمل کرنا دشوار ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عزائم کی پختگی و سچائی نے رنگ جمایا

اور ان کی تحسین و تجمیل سعودی حکومت کے ایجنڈے پر سرفہرست ہے۔ ہم اور ہمارے عوام بتوفیق اللہ تعالیٰ اس مشن میں ضرور کامیاب

زائرین کرام اور نمازی حضرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حرم پاک میں بڑی توسیع کی گئی دوسری منزل اور اس کی چھت پر نماز ادا کرنے کی سہولت پیدا کی گئی اور وہاں تک لوگوں کی نقل و حرکت کو آسان بنانے کی غرض سے مسجد میں دو نئے بلاک تعمیر کر کے ان میں متحرک سیڑھیاں نصب کی گئیں، ان میں سے ایک بلاک توسیعی عمارت کے شمال کی طرف جبکہ دوسرا جنوب کی طرف واقع ہے۔ ہر بلاک کا رقبہ 375 مربع میٹر ہے۔ اور ہر بلاک میں دو دو متحرک سیڑھیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کی طاقت 15 صد آدمی فی گھنٹہ ہے

اور تمام مطلوبہ اہداف مقررہ مدت کے اندر اندر

حاصل کر لئے گئے۔ واللہ الحمد والمنة

شاہ فہد کے دور میں حرم

مکی کی توسیع

خادم الحرمين الشريفين شاہ فہد بن عبد العزیز کے دور حکومت میں حرم کی تعمیر و توسیع کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

مسجد حرام کی پہلے سے موجود عمارت کے مغرب میں منی مارکیٹ کے علاقے میں باب العمرہ اور باب الملک کے درمیان نئی عمارت کا اضافہ کیا گیا، گراؤنڈ فلور اور پہلی منزل سمیت اس توسیعی عمارت کا کل رقبہ 76 ہزار مربع میٹر ہے۔ جس میں تقریباً 1 لاکھ 52 ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ حصہ خوبصورت سنگ مرمر کے فرش سے آراستہ ہے۔ اس طرح منی مارکیٹ کی سب سے صحن کے باقی ماندہ حصے کو مکمل کرنے کے بعد اس میں دل آویز فرش لگایا گیا۔ جس کا اجمالی رقبہ 85 ہزار 8 سو مربع میٹر ہے۔ اور اس میں ایک لاکھ نوے ہزار (190,000) نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

ہو گئے۔

شاہ فہد کو پہلے ہی دن یہ احساس ہو گیا تھا کہ جب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ترقیاتی کام شروع نہیں کئے جاتے اس وقت تک حرم شریفین کی توسیع ناکافی اور بے مقصد رہے گی چنانچہ آپ حفظہ اللہ نے دونوں شہروں میں ترقیاتی کام شروع کرنے کا حکم صادر فرمایا: خادم الحرمين الشريفين کے حکم کی تعمیل میں حرم کی مدنی کے ساتھ ساتھ دونوں شہروں میں بھی ترقیاتی سرگرمیاں شروع کر دی گئیں۔ ان منصوبوں کے تحت دونوں شہروں میں کئی سرنگیں بنائی گئیں متعدد پل اور سڑکیں بنائی گئیں۔ فراہمی آب اور بجلی کی ترسیل کی متعدد نئی سکیمیں مکمل ہوئیں اور پہلے سے موجود سہولتوں کو مزید بہتر بنایا گیا۔ ہر جگہ اور ہر وقت ٹیلی فون کی جدید ترین سہولت فراہم کی گئی اور عوام کو تفریحی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے متعدد تفریحی پارک بنائے گئے۔

یہ تمام سکیمیں انتہائی دشواری گزار علاقوں میں جدید ترین مشینری کو کام میں لاتے ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچائی گئیں۔

دونوں طرف نصب ہیں۔

الغرض حدود حرم اور جدید توسیعی عمارت
میں کل سات مقامات پر متحرک سیڑھیاں لگائی
گئیں ہیں تاکہ زائرین حرم کی خدمت کا فریضہ
خوش اسلوبی سے انجام دیا جاسکے۔

تعمیری امتیازات:

مکی حرم پاک میں توسیعی عمارت دو منزلہ ہے اور اس میں کل 1453 ستون ہیں۔ حرم کے مرکزی دروازے کے بالمقابل نئی عمارت کے تقریباً وسط میں تین گنبد کھڑے کئے گئے ہیں ہر گنبد کی بلندی 13 میٹر ہے۔ اور یہ اپنے بیرونی ڈیزائن کے اعتبار سے حرم کی چھت پر پہلے سے موجود گنبدوں کے ہم شکل ہیں۔ اس عمارت میں 11 لاکھ 11 ہزار 750 مکعب میٹر کنکریٹ اور 12 ہزار 27 سو ٹن لوہا استعمال کیا گیا۔ توسیعی عمارت کے دونوں طرف دو پاور اسٹیشن قائم کئے گئے تاکہ حرم شریف کو بجلی کی فراہمی میں کوئی تعطل پیدا نہ ہونے پائے ہر اسٹیشن میں 1,6 پاور کے تین تین جزیئر نصب ہیں۔

جہاں تک لائننگ سسٹم کا تعلق ہے تو یہ برقی ترسیل کے سابقہ سسٹم سے بالکل الگ اور مستقل حیثیت کا حامل اور اعلیٰ ترین معیار کا ہے۔ انتظامی روابط کو مستحکم بنانے کیلئے داخلی میکروفون سسٹم کا جال بچھا کر اسے پہلے سے موجود نظام سے مربوط کر دیا گیا ہے۔ عمارت کے اس حصے میں مزید گھڑیاں نصب کی گئی ہیں اور انہیں گھڑیوں کے اس مرکزی نظام سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ جو کہ حرم پاک میں پہلے سے کام کر رہا ہے۔ آگ سے خبردار کرنے والے سسٹم اور ٹیلی فون نظام کو پہلے سے جدید بہتر اور وسیع کیا گیا ہے۔ یہ توسیع حرم کی موجودہ عمارت کی منزلوں کے دائرہ میں اضافہ سے عمارت سے جو کہ گراؤنڈ

فلور اور پہلی منزل پر مشتمل ہے تو سب سے عمارت کے اندرونی موسم کو خوشگوار بنانے کیلئے کھڑکیوں کے بالمقابل ائر کنڈیشنڈ سسٹم کے سوراخوں سے ٹھنڈی ہوا اندر داخل ہوتی ہے۔ اس ہوا کو تحریک دینے کیلئے ستونوں پر برقی چنگے نصب ہیں۔ عمارت کو ٹھنڈا رکھنے کیلئے کوئی کے علاقے میں ایک پلانٹ لگایا گیا ہے جو ٹھنڈک فراہم کرنے والی متعدد مشینوں، پانی کے پمپوں اور کنٹرولی نظام پر مشتمل ہے اس پلانٹ کی پاؤ 45 ہزار ٹن ہے۔

سروسز کی فراہمی کیلئے زیر زمین راستہ بنایا گیا ہے۔ جو حرم شریف اور مرکزی اسٹیشن کو باہم مربوط کرتا ہے۔ دو میٹر لمبی سرنگ میں آب رسانی

گاہوں اور لوہے کے پلوں کو بٹانا ضروری تھا جس کے نتیجے میں 41 ہزار مربع میٹر قبہ میسر آیا۔ اس میں سے 31 ہزار 500 مربع میٹر قبہ کی فرش بندی کر کے اسے ادائیگی نماز کے قابل بنایا گیا۔

مصحی کے شمال کی طرف دو منزلہ نئی عمارت تعمیر کی گئی اور اس میں طہارت خانے، اور وضو گاہیں بنادی گئیں اس جگہ 1440 طہارت خانے، 1091 وضوء کی ٹوئیاں اور 162 پینے کے پانی کے پوائنٹ ہیں۔

اس جگہ سے جائے نماز تک متعدد راستے بنائے گئے تاکہ ٹریفک میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کئے بغیر آسانی سے لوگوں کی آمد و رفت کو ممکن

مکمل حرم پاک میں توسیعی عمارت دو منزلہ ہے اور اسکے کل 1453 ستون ہیں۔ حرم کے مرکزی دروازے کے بالمقابل نئی عمارت کے تقریباً وسط میں تین گنبد کھڑے کئے گئے ہیں ہر گنبد کی بلندی 13 میٹر ہے۔ اور یہ اپنے بیرونی ڈیزائن کے اعتبار سے حرم کی چھت پر پہلے سے موجود گنبدوں کے ہم شکل ہیں۔ اس عمارت میں 1 لاکھ 11 ہزار 750 مکعب میٹر کنکریٹ اور 12 ہزار 27 سوٹن لوہا استعمال کیا گیا۔ توسیعی عمارت کے دونوں طرف دو پاور اسٹیشن قائم کئے گئے تاکہ حرم شریف کو بجلی کی فراہمی میں کوئی تعطل پیدا نہ ہونے پائے ہر اسٹیشن میں 6، 1 پاور کے تین تین جزیئر نصب ہیں۔

بنایا جا سکے۔

منی مارکیٹ میں سرنگوں کی تعمیر

منی مارکیٹ کی سرنگ شارع ام القریٰ اور
 شارع جبل کعبہ سے شروع ہو کر شارع جیاد تک
 جاتی ہے، یہ سرنگ دو الگ الگ راستوں پر مشتمل
 ہے جن کے درمیان میں حد فاصل کھینچ دی گئی ہے
 ایک راستہ غرب مکہ اور جدہ کی طرف سے آنے
 والے جبکہ دوسرا مشرق مکہ اور مشاعر متدہ کی
 طرف سے آنے والے لوگ استعمال کرتے

کیلئے پائپ بچھائے گئے ہیں اور اسے روشن اور
ہوادار رکھنے کیلئے جملہ مطلوبہ وسائل اور کنٹرولر
مشینری سے لیس کیا گیا ہے۔

حرم شریف کی قدیم اور جدید توسیعی عمارت میں بارش پانی کی نکاسی، آب زمزم کی فراہمی، مستعمل پانی کے اخراج اور آگ بجھانے کا انتہائی جدید اور معقول بندوبست کیا گیا ہے۔

مسعی کے آس پاس کے حصوں کو نماز کی ادائیگی کے قابل بنانے کیلئے اس کے مشرقی حصے کو وسیع کرنا اور زیر زمین طہارت خانوں، وضو